حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کا وصیتی خط'

مکرمین و محترم بندہ وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ ، اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے عزیزدوستو! اس عالم میں جو احوال وجود میں آتے ہیں خیر کے اور شر کے،امن کے اور فساد کے زندگیوں کے بننے کے اور بگڑنے کے ان کے ضوابط و قواعد ملک و مال کے نقشے اور انسانی اعما ل کی ظاہری شکلیں اور صورتیں نہیں بلکہ جو انسان کے اندرون کے طور پر حق تعالیٰ شا نہ کے پسندیدہ بنتے ہیں ان کے ہی حساب میں انسا نوں کی اندرون میں تبدیلیا ں فرما کر ضلا لت کی اندھیریوں سے قلوب کو صا ف فرما کر ہدا یت کے نور سے دلوں کو منور و معمور فرما کرملک ومال کے نقشوں اور تدا بیر ظاہر یہ انسانیہ اور اشیا ءفا نیہ میں کا میا بیوں کی نفیِ حقیقی دکھا کر اعمالِ محمد صلیٰ اللہ علیہ و سلم کے ذریعہ نسبتہا ئے خدا وندیہ میں سا ری کا میا بیوں کا انحصا ر دکھلا کر انسا نی محنتوں کو ملک اور مال کے نقشوں اور ظا ہری فا نی تدابیر سے موڑ کر اعمال محمد صلّیٰ اللہ علیہ وسلّم پر محنت کے انہماک کے ذریعہ اپنی نسبتوں سے آرا ستہ فرما کر ضلا لت کو ہدایت سے ، اعما لِ فا سدہ کو صالحہ سے، اغراض کو اخلا ص سے ، غفلت کو ذکر سے ِ فسق کو طا عت سے ، شر کو خیر سے،فسا د کو امن سے ، زندگیوں کے بگا ڑ کو سدھارسے بدلتے ہیں۔ ایسے مبا رک انسا نوں کا وجود اہلِ عالم کے لئے رحمت ہے۔اور ان کا اس عالم سے انتقال انسا نی زندگیوں کے لئے ایک دھچکہ اور اعما ل صا لحہ کے لئے اضمحلا ل و انحطا ط ہے۔ جس کے علاج سے بے عتنا ئی اور بے تو جہی زبردست مصائب و حوا دثا ت کا سبب بنتی ہے۔ علا ج ایما ن کی تقویت کا ،اعمالِ صا لحہ کے ارتقا ءو تعدیہ کا اور احوا لِ انسا نیہ کی درستگی کا سدباب کا جا نے والوں کے با عتبار انسا نیت کے تذکروں میں نہیں ، اُس کے ساتھ یقین قا ئم کر کے اُسکی جدا ئی نا اُمید ہو جانے پر نہیں ۔بلکہ جن اعمالِ محمد صلیٰ اللہ علیہ وسلّم پر انہما ک و ریاضت و مجا ہدہ کے ذریعہ للّٰہیت و اخلا ص کے حصول کے ذریعہ اللہ رُبّ العزت کے انوا رات و برکا ت کو جا نے والے نے اپنے اندرون میں بھر لیا تھا اور اُن اعما ل و انورا ت پر اللہ رُبّ العزت کی رحمتیں ،نصرتیں اہلِ عالم پر برس رہی تھیں اور اہل عالم کی بلا اور مصا ئب کا دفا ع ہو رہا تھا اُ ن اعما ل مر ضیہ میں انہماک کے ساتھ اپنے آپ کو لگا دینے میں اور اخلا ص و یقین کے حصول کے سا تھ اپنے اندرون میں نسبتہائے خداوندیہ کے انوارات حاصل کر لینے میں اور جو تعلق و محنت جانے والے کے ساتھ تھا اُس کو اللہ رب العزت کے ساتھ قائم کرلینے میں اور جو بھی کچھ جانے والے کے ذریعہ ہو تا دکھا ئی دے رہاتھا وہ سب کچھ حضرت محمد ﷺ کے اعمال کے ذریعہ برا ہ راست اللہ رب العزت سے ہو جانے اور ان کی معیت و نصرت کے یقین کر لینے میں ہے۔کسی کے انتقال پر کرنے والا نہیں بدلتا۔اُس کے دینے کے ضا بطے نہیں بدلتے۔ اُس کی رحمتیں نصرتیں منقطع نہیں ہو جا تیں ۔ البتہ لینے والا اللہ رب العزت سے لینے کے طریقے مشا ہد کر اکر اس عالمِ فانی سے عا لم باقی کی لا محدود نعمتیں لا محدود زمانوں کے لئے لینے کے واسطے منتقل ہوجا تاہے اور دوسرے انسانوں کےلئے اللہ رب العزت سے دونوں جہان میں لینے کے لئے اور بے انتہا لینے کے لئے اپنے انہماک والے پاک اعمال کے نقشوں کو دیکھنے والوں کے دل و دماغ میں چھوڑجاتاہے تاکہ ان اعمال کے انہما ک کے ذریعہ للّٰہیت و اخلا ص حا صل کر کے اللہ رب العزت کی نسبتوں کے انوارات کو اپنے میں لے کر ایک طرف اہل عالم کے لئے رحمت بنیں ۔ ان کی بلا یا ان کے حساب میں دور ہوں،دوسری طرف ان کے اپنے لئے دونوں جہان میں لامتناہی نعمتوں کا سلسلہ قائم ہو۔

حق تعالیٰ شانہ اور ان کے حبیب حضرت محمد ﷺ نے ہمیں صدمات کے وقت بقدرِ صدمہ صبر کی طرف متوجہ فرما یا ہے ،تاکہ صبر کے کے ذریعہ معیتِ الٰہیہ نصیب ہو اور نماز کے ذریعہ استعا نت کا امر کیا تا کہ حق تعالیٰ شانہ کے انعا مات کے دہا نے کھل جائیں۔صبر نام ہے اُن تقا ضوں کے دبانے کا جو جانے والے کے جانے پر ازروئے طبیعت اُبھررہے ہیں۔ طبیعت کے تقاضے تو ازروئے اجسام ہی اُبھرتے ہیں ۔جانے والے کے ازروئے جسم کے تذکرے اور اس کی جسما نی جدائی پر رونا پیٹنا اور اپنے احوال میں نا اُمیدی اور اللہ کی ذاتی تعلق و عبدیت و انعامات سے دوری اور جانے والے کے بارے میں اپنے طبعی تقا ضوں کو پورا کرنا حق تعالیٰ شانہ نے صبر کا حکم فرمایا کر اس ساری تو عیتوں سے ہمیں روکا اور نماز کے حکم عطا فرماکر اُس سارے اعما کے انہاک کی طرف متوجہ کیا جن سے یقینوں کا رخ جانے والے سے ہٹ کر اللہ رب العزت کے ساتھ قائم ہو جائے۔غیر اللہ کا اعتماد خدا وند قدوس کی ذات پر آئے ۔غیر اللہ کی محبت اللہ رب العزت کی

محنت سے بدلے غیر اللہ کی طرف کا رجوع خداوندِقدوس کی طر ف براہ راست قائم ہو۔ غیر اللہ کے واسطے خدمت کے بجائے براہ راست احکا ما ت الہیہ کی تعمیل ہو۔تاکہ جو کچھ واسطہ غیر سے آتا تھااب براہ راست خدا وند قدوس کے خزا نوں سے آنے لگے۔اب اگر اپنی طبیعتوں پر جبر کر کے اللہ رب العزت کے دیئے ہوئے اعمال میں منہمک ہو کر اللہ رب العزت کے یقین و عبد یت و محنت و اطا عت و اعتماد و توکل وغیرہ دولتوں کو حا صل کرلیا جائے تویہ دولتیں جانے والے کا نعم البدل ہیں۔ اوران اعمال الہیہ کےانہما ک کے ذریعہ جس طرح رہنے والوں کی ترقیات و انعاما ت کے دروازے کھلتے ہیں اسی طرح ا ن اعمال کے ایصال ثواب میں جانےوالے کی ہی ترقیات و درجا ت وابستہ ہیں ۔جتنا اعما ل صالح میں مہمنک ہو کر ان کا ثواب جانے والے کو پہنچا یا جائے گا اُس کے درجا ت بلندہوں گے۔اور روحانی مسرتیں حاصل ہو ں گی اور بقدر روحانی مسرتوں کے روحانی فیضا ن کا سلسلہ قائم ہو گا۔اور بقدر ترقی اعمال فیض بڑھتا چلا جائے گا۔یہاں تک کہ اس فیضان کے ذریعہ جانےوالوں کے کما لات رہنے والوں میںآجائیں گے۔میرے عزیز دوستو! ایسے وقت میں جبکہ ہم حضرت اقدس مولینا و حبیبنارائے پوری رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃو نقبہ لیضحک الیہ ہو تضیحک الیہ جیسی عظیم ترین روحانی و نورانی ہستی کے وجود گرامی سے محروم ہو گئے جنکی عالی ترین قر بانیوں اور کما ل ترین صبر و زہد کے ذریعہ قلوب مسلمین میں اللہ رب العزت کے ذکر و انوارات و کیفیات کے فیضا ن کا زبر دست سلسلہ قا ئم تھا اور اللہ رب العزت کے بندوکے اللہ رب العزت کی طرف رجوع کی عام ہوا ئیں چل رہی تھیں ، اُن اعمال کے انہماک کی اہمیت حد سے زیا دہ بڑھ گئی جن اعمال کے انہماک سے قلوب کے اندر کی مایہ حاصل ہو۔ اُمت میں اللہ رب العزت کی طر ف رجوع کی شکلیں ترقی پذیر ہوں۔ میرے عزیز دوستوں حق تعالیٰ شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان اعمال غالبہ کےلئے محنت سے نوازا جن کو اگر اللہ رب العزت کے وعدوں کے کما ل یقین کے ساتھ اور کما ل اخلا ص کے ساتھ ایک دوسرے کے اکرام و اعزاز کرتے ہوئے خدمت گزاری اور تواضع و انکساری کی صفت کے ساتھ دنیا کے فانی نقوش سے بے رغبتی کرتے ہوئے آخرت کے اجورودرجا ت کی رغبت و شوق کے ساتھ محض اللہ رب العزت کے راضی کرنے کی خاطر اپنی ذاتوں سے بہترین طریقہ پر ان عملوںکو کرتے ہوئے ،دوسروں میں ان کے پھیلا نے کے لئے پوری طرح جدوجہد کے میدا ن قائم کئے جائیں اور اللہ رب العزت کی بارگا ہ میں گڑگڑا کر اور بلبلا کراپنے قلوب کےلئے اور دوسروںکے قلوب کے لئے اللہ رب العزت کے نو ر کی دولت کو مانگا جائے جس سے اشیائے فانیہ میں کا میا بیاں نظر آنے کے بجائے اعمال صالحہ یا قیامت صالحا ب میں دونوں جہان کی کامیا بیا ں نظر آکر تما م اعمالِ صا لحہ کا شوق پیدا ہو کراُن کے ساتھ پا بند ہونے کی تو فیق نصیب ہو کر استقا مت کی دولت نصیب ہوجائے۔خصو صا ایسے وقت کہ اُمت محمد ﷺ ایک زبر دست حا دثہ کا شکا ر ہو۔ ایک جلیل القدر ولی اللہ رب العزت کے ذکر کے حامل ،کما لا تِ خلا فتِ الہیہ سے آراستہ ہستی ان سے جدا ہو ئی ہے اور زمین و آسمان تک رونے میں مشغول ہیں۔آپ حضرات کثرت سے اللہ رب العزت کے راستہ میں نکلیں اور دوسروں کو کثرت سے نکالیں اور اس وقت کی نقل و حرکت میں بہت ہی اصول کی پا بندی کریں ۔اور حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایصا ل ثواب کی نیت کریں اور کرائیں ۔ اور صدقا ت و خیرات اور کثرت سے تلا وت قرآن خصو صا ذکراللہ اور ذکر دعا کے ذریعہ بھی ایصا ل ثواب کی صورتیں اختیا ر کریں اور کرائیں ۔تا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض سے استفاضہ کی صورت میں حق تعا لیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے نصیب فرما ئیں ۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین و متو لین کے ساتھ انتہائی اکرام و اعزار کا معا ملہ فرما ویں ۔کیونکہ اہل اللہ کےساتھ تعلق و محبت رکھنے والوں میں اُن کی برکات وانوارت وفیوض پھیلے ہوتے ہیں جس سے استفادہ بقدر اعزاواکرام کے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

سب احباب کی خدمت میں سلا م مسنون و درخوا ست دعوات کردیں ۔ اس خط کے بارے میں مسائی مبارکہ سے مطلع فرما کر مسرورفرما دیں۔

بندہ محمدیوسف غفرلہ